The Lighthouse Journal of Literature & Linguistics, Vol. 04, Issue 02, Winter, 2025, pp. 12-20

اظہار اثر کا ناول "تھری ایکس": اردو میں سائنس فکشن کی ایک نمائندہ مثال

شمائلہ اقبال [1] سید عون ساجد [2]

ABSTRACT

"Three X", written by Izhar Asar, is one of the best and pure science fiction novels in Urdu. Izhar Asar is a pioneer of urdu science fiction novels. Asar wrote pure science fiction novels, while other novelists of this category merged myths and legends in their novels. "Three X" is Asar's representative science fiction novel which embodies all the features of science fiction in it. "Three X" incorporated the major science fiction categories like space opera, bio-punk, cyber-punk, cli-fi and mundane science fiction. All of the events and scientific items emerged alienation and wonder to catch the reader. The article under study is based on the content analysis approach of the qualitative research. The novel has been analyzed and the data have been shown through table to draw the objective findings and reach conclusion. .

Keywords: *Science fiction, alienation, space opera, bio-punk, cyber-punk, cli-fi.*

تعارف

اظہار اثر(۱۹۲۷ء-۲۰۱۱ء) کا پورا نام اظہارالحسن تھا۔ اظہار الحق شاعربھی تھے اور اثر تخلص کرتے تھے،اسی بنیاد پر ادبی دنیا میں اظہار اثر کے نام سے مشہور ہیں۔ ۔اظہار اثر نے صحافت سے عملی زندگی کا آغاز کیا اوراپنے وقت کے معروف رسالوں"بانو" ، "چلمن" کے مدیر رہے۔ انھوں نے اپنا ایک پندرہ روزہ ادبی جریدہ "ہم قلم "بھی جاری کیا ۔

اظہار اثر کی ادبی شہرت بطورِ ناول نگار کے ہے۔ناول نگاری میں ان کا قلم خوب رواں رہا ۔ انھوں نے تقریباً ایک ہزار ناول لکھےجن میں پچاس سائنس فکشن ناول بھی شامل ہیں(۱)۔یہی سائنس فکشن ناول ہی ان کی ادبی پہچان بنے، اگر چہ ان کے ناولوں کی اکثریت معاشرتی و جاسوسی موضوعات سے متعلق ہے۔

اظہار اثر اردو سائنس فکشن کے بنیاد گزاروں میں سے ہیں۔ انھوں نے اردو سائنس فکشن کے ابتدائی دور میں سائنسی ناول تخلیق کیے اور قارئین کا ایک بڑا حلقہ پیدا کیا۔ انھوں نے پہلا سائنس فکشن ناول "آدھی زندگی"۱۹۵۵ء میں لکھا۔(۲) ان کے سائنس فکشن ناولوں میں "تھری ایکس"، "بیس ہزار سال بعد"، "مشینوں کی بغاوت"، "زہریلی دھوپ"، "سیاہ سیارہ"، "زیرو زیرو زیرو" ،"شعلوں کے انسان" خاص طور سے مشہور ہوئے ۔ ان کے ناولوں نے برصغیر کی روایتی توہم پرستی پر کاری ضرب لگائی اور قارئین کو غیر منطقی تخیل سے نکال کر سائنس فکشن کی منطقی و امکانی تخیل کاری سے واقف کروایا ۔ناولوں کے علاوہ اظہار اثر نے سائنس فکشن افسانے بھی لکھے جو "لاشریک" نام کے مجموعے میں شائع ہوئے۔

"تھری ایکس" اظہار اثر کے اختراعی ذہن کا شاہ کار ہے۔یہ سائنس فکشن ناول ۱۹۶۰ء یا اس کے آس پاس لکھا گیا ۔ناول پر سنِ اشاعت درج نہیں لیکن دیباچے میں مصنف نے لکھا ہےکہ"۱۹۷۰ءتک انسان چاند پر پہنچ جائے گا۔۔یہ ناول آج سے دس سال بعد کا ناول ہے"۔ (۳) ناول "تھری ایکس" چاند پر قائم روسی سائنسی لیبارٹری 'مون سٹیشن' میں چلنے والی زندگی پر مبنی ہے۔

۱ پی ایچ ڈی اسکالر،شعبۂ اردو، وفاقی اردو یونیورسٹی ، اسلام آباد

۲ اسسٹنٹ پروفیسر، شعبۂ اردو، وفاقی اردو یونیورسٹی ، اسلام آباد

Corresponding Author's Email: shamailaiqbal321@gmail.com

Manuscript Received: Nov 24, 2025
Manuscript Accepted: 10 Dec, 2025

مون سٹیشن پر موجود سائنس دان وہ تجربات کر رہے ہیں جو زمین کے ماحول میں ممکن نہیں۔ ناول کی کہانی کا اہم ترین نکتہ مصنوعی دماغ "تھری ایکس" کی تخلیق اور اس کی حیرت انگیز کارفرمائیوں پر مشتمل ہے ۔ "تھری ایکس"خودکار انداز میں خود سوچ سمجھ کے اس لیبارٹری کی حفاظت کرتا ہےاور محاورتاً نہیں حقیقتاًلیبارٹری کو میلی آنکھ سے دیکھنے والوں کو نیست و نابود کرتا ہے ۔ ناول کا تانا بانا سائنسی معاشرے، سائنسی دور اور سائنسی آلات سے بُنا گیا ہے۔ اگرچہ اس ناول میں موجود سائنسی آلات ابھی انسان ایجاد نہیں کرپایا لیکن امید ہے کہ مستقبل قریب میں ان میں سے کئی ایجادات سامنے آجائیں گی۔ ناول نگار نے ناول کے دیباچےمیں اس حوالےسے اظہارِ خیال کرتے ہوئے لکھاہے کہ "جو کچھ اس کہانی میں پیش کیاجارہا ہے وہ مستقبل کی ایک جھلک ہے۔(۴) اس نے ناول میں چاند پر موجود لیبارٹری میں انسانی تجربات پر بات کرتے ہوئے لکھا ہے کہ یہ ناول اب سے دس سال بعد کا ناول ہے کیونکہ توقع یہ ہے کہ ۱۹۷۰ء تک انسان چاند کی سطح تک پہنچ جائےگا۔

ناول "تھری ایکس "کی کہانی سائنسیت کے عناصر پر مبنی ہے اور سائنس فکشن کے اصولوں کے مطابق لکھی گئی ہے۔ زیرِ نظر مقالہ اردو سائنس فکشن میں اس ناول کی اہمیت اور مقام و مرتبے کا تعین کرتا ہے اور ناول کے کلیدی سائنس فکشن اجزا کی وضاحت کرتا ہے۔

پس منظری مطالعہ:

سائنس فکشن کی ابتدا انگریزی سے ہوئی۔ سب سے پہلے ۔ میری شیلے کا ناول ’’فرینکنسٹائن‘‘ پہلا ماڈرن سائنس فکشن ہے اور اسی بنا پر شیلے کو ’’مدر آف ماڈرن سائنس فکشن‘‘ کہا جاتا ہے۔(۵) فرینکنسٹائن "پہلی دفعہ ۱۸۱۸ء میں شائع ہوا۔ اسے سائنس فکشن کے ابتدائی ناولوں میں سے ایک سمجھا جاتا ہے۔ (۶)

اس کے بعد مزید ایسے ناول سامنے آتے ہیں جن میں سائنسی انداز کی کہانیاں بیان کی گئی ہیں۔ جوناتھن سوئفٹ کے ناول "گلیورز ٹریولز"(۱۷۲۶ء) کے "اے وائیج ٹو لاپوٹا"(۷)کی کہانی بھی سائنسی ترقی و ایجاد پر مبنی ہے۔فرانس کے ناول نگار وولٹیر کے "مائیکرو میگاس" (۱۷۵۲ء) اور سیرانو ڈی برجیرک کے "اے وائیج ٹو دی مُون"(۱۷۶۴ء)میں بھی دیگر سیاروں کے اسفار کی سائنسی جہت پائی جاتی ہے۔لیکن سائنس فکشن کی اصل ابتدا "فرینکنسٹائن" سے ہوتی ہے اور اس کے بعد جولس ورن(۱۸۲۸ء-۱۹۰۵ء) ، ایچ جی ویلز(۱۸٦٦-۱۹۴٦ء)اور ہیوگو جرنسبیک(۱۸۸۴ء-۱۹۶۷ء) کی تخلیقات اس روایت کو مستحکم کرتی ہیں۔(۸) اس سلسلے میں جولس ورن کے ناول "ایکسٹرا آرڈینری جرنیز"(۱۸۶۲ء)، "جرنی ٹو دی سنٹر آف دی ارتھ"(۱۸۶۴ء)، "فرام دی ارتھ ٹو دی مون"(۱۸۶۵ء)، "ٹوئنٹی تھاؤزینڈ لیگز انڈر دی سی"(۱۸۷۰ء) ، ایچ جی ویلز کے "دی ٹائم مشین"(۱۸۹۵ء)، "دی اِن وزیبل مین"(۱۸۹۷ء)، "دی وار آف دی ورلڈز"(۱۸۹۸ء)،"دی فرسٹ مین اِن دی مون"(۱۹۰۱ء) اور ہیوگو جرنسبیک کے "امیزنگ سٹوریز" (۱۹۲۶ء)، "سائنس ونڈر سٹوریز" (۱۹۲۹- ۱۹۳۰ء) ، "ایئر ونڈر سٹوریز"(۱۹۲۹-۱۹۳۰ء) خصوصی اہمیت کے حامل ہیں۔ان تحریروں نےماورائیت کے حسن کے لیے روایتی اساطیر کی چھٹی کردی اور قارئین کو سائنسی تحیرات کی طرف متوجہ کردیا ۔ان بنیاد گزاروں کے بعد بیسویں صدی کے وسط میں آئزک عاصموف(۱۹۲۰ء-۱۹۹۲ء)، رابرٹ اے ہینلن(۱۹۰۷-۱۹۸۸ء) اور آرتھر سی کلارک (۱۹۱۷ء-۲۰۰۸ء)نے ان کہانیوں کو مقبولیت کی معراج پر پہنچا دیا۔(۹) زمین کے باہر دیگر دنیائیں، خلا یا دیگر سیاروں میں انسانی آبادکاری، خلائی مخلوق،یوٹوپیا، ٹائم ٹریول،فوق بشری طاقتیں، روبوٹ، کمپیوٹر اور مصنوعی ذہانت کی دنیا ان سائنس فکشن ناولوں کے مقبول موضوعات میں شامل ہیں۔

اردو میں سائنس فکشن کی شروعات بیسویں صدی کے وسط میں ہوتی ہے۔ اس سے پہلے داستانوں میں سائنس فکشن سے ملتے جلتے بعض آثار ضرور موجود ہیں لیکن ان کو نہ سائنس فکشن کے طور پر لکھا گیا تھا اور نہ وہ سائنس فکشن سے کوئی لگا کھاتے ہیں۔ اردو میں سائنس فکشن

کی ابتدا ناول"نقلی رئیس " از منشی ندیم صہبائی سے ہوتی ہے۔ اس ناول میں سائنس فنٹاسی پر مبنی کہانی پیش کی گئی تھی جو ایک سرجن کی اختراعی سرجری پر مشتمل ہے۔وہ سرجن دو عورتوں:ایک صحیح الدماغ ایک پاگل کے دماغ آپس میں تبدیل کردیتا ہےجس کے نتیجے میں پاگل عورت ٹھیک ہوجاتی ہے اور ٹھیک عورت پاگل ہوجاتی ہے۔(۱۰) ندیم صہبائی کے بعد خان محبوب طرزی(۱۹۱۰ء-۱۹٦۰ء) اور اظہار اثر سائنس فکشن تخلیقات کے دھارے کو بڑھاتے ہیں اور اپنی تحریروں سے قارئین کا ایک وسیع حلقہ قائم کرلیتے ہیں۔اردو میں سائنس فکشن کی ابتدا و ارتقا پر بحث کرتے ہوئے خورشید اقبال لکھتے ہیں:

> سائنس فکشن ناول مغرب میں بے انتہا مقبول ہور ہے تھے ۔ سستے ناولوں(Dime Novels) کی کاپیاں لاکھوں کی تعداد میں ہاتھوں ہاتھ بِک رہی تھیں۔اسی چیز نے غالبا ۱۹۵۰ء کے بعد چند اردو ادیبوں کو سائنس فکشن کی طرف توجہ دینے پر مجبور کیا۔لیکن یہاں بھی مجبوری یہ تھی کہ اردو کے ادیب ابھی خالص سائنس فکشن لکھنے کی حالت میں نہیں تھے اور نہ ہی اردو قارئین خالص سائنس فکشن سمجھ پاتے ۔اس لیے اردو کے زیادہ تر ادیبوں نے جاسوسی ناول میں سائنس فکشن کے عناصر کی آمیزش کرکے قارئین کے سامنے پیش کیا اور انھیں زبردست کامیابی ملی۔ ان ادیبوں میں خان محبوب طرزی، ابنِ صفی،جمیل انجم،اکرم الہ آبادی ، مسعود جاوید،ایچ اقبال اور عارف مارہروی وغیرہ کے نام لیے جاسکتے ہیں۔ (۱۱)

سائنس فکشن میں اظہار اثر کا پیش رو خان محبوب طرزی تھا۔ طرزی کے سائنس فکشن ناولوں کی تعداد بیس تک ہے جن میں سفرِ زہرہ، افق کے اس پار، اڑن طشتری، برق پاش ، دوسری دنیا کا انسان، حادثہ، طلسمِ حیات، دو دیوانے، ایک جان تین قالب ،قیامتِ صغری و دیگر شامل ہیں۔

طریقِ تحقیق:

زیرِ نظر مقالہ کیفیتی تحقیق(Qualitative Research) پر مبنی ہے ۔یہ مقالہ کیفیتی تحقیق کے ذیلی زُمرے دستاویزی تحقیق(Content Analysis) کے اصولوں کے مطابق لکھا گیا ہے۔مقالے میں تجزیاتی طریقِ کار استعمال کیا گیا ہے اور حاصلات و نتائج کو بیانیہ انداز میں پیش کیا گیا ہے۔

مقالے میں اظہار اثر کے ناول "تھری ایکس " کا تجزیہ کیا گیا ہے اور اس میں موجود سائنس فکشن کے عناصر سامنے لائے گئے ہیں۔ ان عناصر کوسائنس فکشن کے مروج زمرات کے تناظر میں پرکھا گیا ہے اور اسی کی مطابقت میں حاصلات و نتائج کا استخراج کیا گیا ہے۔

تجزیہ:

اظہار اثر کا ناول "تھری ایکس" خالصتاًسائنسی ناول ہے۔ اس ناول میں نہ کوئی مذہبی اساطیری تناظر مدِنظر رکھا گیا ہے نہ روایتی اساطیر سے کوئی مدد لی گئی ہے بلکہ خالص سائنسی نقطۂ نظر سے کہانی بُنی گئی ہے۔ کہانی کی بنیاد بھی سائنسی تجربات و ایجادات پر ہے اور کہانی کا مقامِ وقوع بھی سائنسی پس منظر کا حامل ہے؛ چاند اور اس پر موجود سائنسی لیبارٹری 'مون سٹیشن' اور زمین کے ساتھ اس کے روابط اور رسل و رسائل وغیرہ۔ناول میں برتے گئے سائنس فکشن کے مختلف تناظرات کا تفصیلی تجزیہ ذیل کی سطور میں دیا جارہا ہے:

جدول

("تھری ایکس "میں موجود سائنس فکشن عناصر)

سائنس فنٹاسی	سائنس فکشن
تھری ایکس ہمارے محافظ کی جگہ لے رہا ہے۔اب ہم اپنی سلامتی کی جانب سے بے فکر ہیں۔۔۔ابھی تم نے دیکھا کہ تم نے گولی چلائی، ٹریگر دبا، لیکن گولی نہیں چلی۔اس لیے کہ تھری ایکس کی برقی لہریں ٹریکگر اور گولی کے درمیان آگئیں۔ جب تم ایک ہزار فٹ کی بلندی سے گرے تو تو تھری ایکس کی برقی لہروں نے تمھارے گرنے کی قوت کو کم کیا۔ تھری ایکس کی لہروں نے تمھاری ناک کا خون خلائی سوٹ کے پلاسٹک خول میں بھرا تاکہ آکسیجن نہ نکلے۔ ص۲۱۱	مون سٹیشن : چاند پر قائم سوویت یونین کی لیبارٹری، سطح پر نصف گیند کی شکل کا بنا ہواپلاسٹک کا خول جس میں آکسیجن بھری ہوئی تھی۔ ص ۲۲۔ ۲۳ مون سٹیشن: زمین دوز (ایک ہزار فٹ کی گہرائی میں) لیبارٹری اور رہائش گاہیں۔ص۲۲ مون سٹیشن سے 500 فٹ بلندی پر تعمیرکردہ پلیٹ فارم "ایری"ص ۲۳ مہینہ میں ایک بار راکٹ زمین سے چاند سامان لے کر جاتاص ۲۳ لونا ہیڈکوارٹر :امریکی لیبارٹری۔ص۲۳ چاند پر چودہ روزہ دن اور چودہ روزہ رات ہوا کرتی ہے (رات والے چودہ دن چاند پر زمین کی روشنی ہوتی ہے)ص۲۳۔چاند پر چودہ روزہ رات، زمین سے منعکس ہوتی روشنی، پہاڑوں کی نوکدار چوٹیاں، شہاب ثاقب سے بنے گول گول غار ۔ص ۸۵ ہوائی رائفل جس سے گولی کی بجائے سوئی نکلتی تھی اور آکسیجن کے لباس میں سوراخ کرکے آکسیجن ختم کردیتی تھی۔ص۲۹ تھری ایکس: مصنوعی دماغ،وزن ایک من سے زیادہ ، انسانی دماغ سے ایک ہزار گنا بڑا، (ڈی این اے، آر این اے، برقی کرنٹ سب خواص سے مکمل طور پر لیس)۔ انسانی دماغ کی طرح ہی این سی فلوگراف پر لائنوں کے ڈیزائن (لہریں)بناتا ہے۔ص۶۹ اس کو زندہ رکھنے کے لیے مصنوعی خون دیاجاتا ہے۔ص۷۰ زیرو ایکس: خیالات کی لطیف لہریں ریکارڈ کرنے والا آلہ(امریکی سٹیشن پر)۔ص ۱۰۵ انسان کے خیالات دراصل ایک قسم کی لطیف لہریں ہوتے ہیں۔اور اگر وہ شخص ان لہروں سے کام لینے کے قابل ہوجائے تو وہ ٹیلی پیتھ ہوسکتا ہے۔یا اپنے خیالات کی لہروں سے عجیب عجیب کام لے سکتا ہے۔ ہپناٹزم، مسمریزم انھیں لہروں کا ایک ادنیٰ کرشمہ ہے۔ص ۱۳۴ مون سٹیشن پر وائرس کی تخلیق۔ص۱۴۴ بے تریاق وائرس جو اگر زمین پر پھیل جائیں تو تین ماہ کے اندر زمین پر سے زندگی ختم ہوجائے گی۔ص ۱۴۷ دراصل قسمت کچھ نہیں، دو قوتیں ہوتی ہیں؛اچھی اور بری۔جو لوگ کمزور قوتِ ارادی کے مالک ہوتے ہیں اُن پر تباہ کُن طاقت جلدا ثر انداز ہوجاتی ہے۔ جو لوگ مضبوط قوتِ ارادی کے مالک ہوتے ہیں اُن پر تباہ کُن قوت کا اثر کم ہوتا ہے۔ص ۲۰۴ تھری ایکس سے خارج ہونے والی برقی لہریں حادثات کی شدت کو کم کرتی ہیں۔ص ۲۰۶

میری لیبارٹری میں آج کل انسانی جسم کے اہم اعضا بدلنے پر تجربات کیے جارہے ہیں ۔ہم دل اور پھیپھڑے تک بدل دینے میں تقریبا کامیاب ہو چکے ہیں۔اگر ہم اپنے مقصد میں کامیاب ہو گئے تو ہم لوبووسکی کو ایک جسم دے دیں گے(جس کا گردن سے نیچے والا جسم چٹان کے نیچے دب کر بے کار ہوگیا تھااور اسے مصنوعی اعضا کے ذریعے زندہ رکھا جارہا ہے ص۱۸۸) اور وہ پھر پہلے کی طرح زندگی سے لطف اندوز ہوسکے گاص ۲۱۴ ایک عظیم قوتِ ارادی تھری ایکس ہمارے ساتھ ہےص۲۱۴	

"تھری ایکس" میں سائنس فکشن کے حوالے سےدو زُمرات :سائنس فنٹاسی اور سائنس فکشن کے عناصر شامل ہیں جن کا تجزیہ ذیل میں دیا جارہا ہے:

۱۔سائنس فنٹاسی:

ناول میں پیش کیے گئے مصنوعی دماغ" تھری ایکس" کی تخلیق سائنس فکشن کے زمرے میں آتا ہے لیکن اس ناول میں اس کے ساتھ جو خصوصیات وابستہ کی گئی ہیں وہ ماورائی ہیں۔ خود سے ہر چیز اور بندے کے خیالات کو سمجھنا ، ان خیالات اور ارادوں کی منفیت اور مثبتیت کا ادراک کرنا اور پھر اس کے مطابق ان کو انجام تک پہنچانا یہ اجزا سائنس فنٹاسی ہی کے زمرے میں آتے ہیں کیونکہ سائنس ابھی اس سلسلے میں ابتدائی قدم بھی لینے کے قابل نہیں ہوئی۔البتہ اس خیال کے ذریعے مستقبل کی سائنس کے سامنے ایک اور چیلنج رکھ دیا گیا ہے۔ذیل کی سطور ملاحظہ ہوں:

> ‘‘ تھری ایکس ہمارے محافظ کی جگہ لے رہا ہے۔اب ہم اپنی سلامتی کی جانب سے بے فکر ہیں۔۔۔ابھی تم نے دیکھا کہ تم نے گولی چلائی، ٹریگر دبا، لیکن گولی نہیں چلی۔اس لیے کہ تھری ایکس کی برقی لہریں ٹریکگر اور گولی کے درمیان آگئیں۔جب تم ایک ہزار فٹ کی بلندی سے گرے تو تو تھری ایکس کی برقی لہروں نے تمھارے گرنے کی قوت کو کم کیا۔ تھری ایکس کی لہروں نے تمھاری ناک کا خون خلائی سوٹ کے پلاسٹک خول میں بھرا تاکہ آکسیجن نہ نکلے۔ (۱۲)

۲۔سائنس فکشن:

"تھری ایکس" میں سائنس فکشن کے تقاضوں کو خصوصی طور پر مدِ نظر رکھا گیا ہے اور اس کے متعددذیلی زُمرات کو برت کے ناول کی تشکیل کی گئی ہے۔ناول میں مستعملہ سائنس فکشن کے ذیلی عناصر کا تجزیہ ذیل میں پیش کیا جارہا ہے :

- خلائی سائنس فکشن (Space Opera):

سپیس آپیرا سائنس فکشن کا مقبولِ عام زمرہ ہے ۔اس کا تعلق خلا اور دیگر اجرامِ فلکی میں انسانی ترک تاز سے ہے۔"تھری ایکس" میں شامل ذیل کے عناصر اسی زمرے سے ہیں:

- مون سٹیشن : چاند پر قائم سوویت یونین کی لیبارٹری، سطح پر نصف گیند کی شکل کا بنا ہواپلاسٹک کا خول جس میں آکسیجن بھری ہوئی تھی۔ص۲۲۔۳ ۲
- مون سٹیشن: زمین دوز (ایک ہزار فٹ کی گہرائی میں) لیبارٹری اور رہائش گاہیں۔ص۲۲
- مون سٹیشن سے 500 فٹ بلندی پر تعمیرکردہ پلیٹ فارم "ایری"۔ ص۲۳
- مہینہ میں ایک بار راکٹ زمین سے چاند سامان لے کر جاتا۔ص ۲۳

- لونا ہیڈکوارٹر :چاند پر قائم امریکی لیبارٹری۔ص۲۳

انسان اور اس کی سائنس آج بھی اجرامِ فلکی پر تحقیقات کر رہا ہے اور انسان کے لیے مزید ٹھکانے تلاش کررہا ہے۔خلامیں لیبارٹریاں قائم کررہا ہے، سیٹلائٹ اڑا رہا ہے، اور ہبل اور جیمز ویب جیسی دور بینیں بھیج رہا ہے۔

- حیاتیاتی سائنس فکشن/بائیو پنک (Bio-Punk):

بائیو پنک کا تعلق حیاتیاتی سائنس سے ہے۔ سائنس حیاتیات کے سلسلے میں روز حیران کن اضافے و ایجادات کررہی ہے ، اس لیے سائنس فکشن بھی اس زمرے کو خاص طور پر برت رہی ہے۔"تھری ایکس "میں شامل اس زمرے کے عناصر کی تفصیل ذیل میں ملاحظہ کیجیے:

- تھری ایکس: مصنوعی دماغ،وزن ایک من سے زیادہ ، انسانی دماغ سے ایک ہزار گنا بڑا، (ڈی این اے، آر این اے، برقی کرنٹ سب خواص سے مکمل طور پر لیس)۔ انسانی دماغ کی طرح ہی این سی فلوگراف پر لائنوں کے ڈیزائن (لہریں)بناتا ہے۔۶۹ اس کو زندہ رکھنے کے لیے مصنوعی خون دیاجاتا ہے۔ص ۴۰
- ایک عظیم قوتِ ارادی تھری ایکس ہمارے ساتھ ہے۔ص۲۱۴
- مون سٹیشن پر وائرس کی تخلیق۔۱۴۴بے تریاق وائرس جو اگر زمین پر پھیل جائیں تو تین ماہ کے اندر زمین پر سے زندگی ختم ہوجائے گی۔ص۱۴۷
- میری لیبارٹری میں آج کل انسانی جسم کے اہم اعضا بدلنے پر تجربات کیے جارہے ہیں ۔ہم دل اور پھیپھڑے تک بدل دینے میں تقریبا کامیاب ہو چکے ہیں۔اگر ہم اپنے مقصد میں کامیاب ہو گئے تو ہم لوبووسکی کو ایک جسم دے دیں گے(جس کا گردن سے نیچے والا جسم چٹان کے نیچے دب کر بے کار ہوگیا تھااور اسے مصنوعی اعضا کے ذریعے زندہ رکھا جارہا ہے ۔ص۱۸۸)اور وہ پھر پہلے کی طرح زندگی سے لطف اندوز ہوسکے گا۔ص ۲۱۴

اس ناول میں مصنوعی دماغ کا ذکر کیا گیا ہے۔ اسی سوچ کی بنیاد پر سائنس مصنوعی ذہانت قائم کر چکی ہے جو انسانی زندگی کے بہت سارے فیصلوں میں معاون ہے۔ بہت سارے آلات خودکار طور پر اسی مصنوعی ذہانت کی بنیاد پر مواد اکٹھا کرکے فیصلے کررہے ہیں ۔ اسی طرح لیبارٹری میں ناکارہ شدہ اعضا کی جگہ نئے اعضا کی پیوند کاری کا خیال حقیقت کا روپ دھار چکا ہے۔

- عام سائنس فکشن (Mundane Science Fiction):

- زیرو ایکس: خیالات کی لطیف لہریں ریکارڈ کرنے والا آلہ(امریکی سٹیشن پر)۔ص ۱۰۵
- انسان کے خیالات دراصل ایک قسم کی لطیف لہریں ہوتے ہیں۔اور اگر وہ شخص ان لہروں سے کام لینے کے قابل ہوجائے تو وہ ٹیلی پیتھ ہوسکتا ہے۔یا اپنے خیالات کی لہروں سے عجیب عجیب کام لے سکتا ہے۔ ہپناٹزم، مسمریزم انھیں لہروں کا ایک ادنیٰ کرشمہ ہے۔ص ۱۳۴
- دراصل قسمت کچھ نہیں، دو قوتیں ہوتی ہیں؛اچھی اور بری۔جو لوگ کمزور قوتِ ارادی کے مالک ہوتے ہیں اُن پر تباہ کُن طاقت جلدا ثر انداز ہوجاتی ہے۔ جو لوگ مضبوط قوتِ ارادی کے مالک ہوتے ہیں اُن پر تباہ کُن قوت کا اثر کم ہوتا ہے۔ص۲۰۴
- تھری ایکس سے خارج ہونے والی برقی لہریں حادثات کی شدت کو کم کرتی ہیں۔ص ۲۰۶

مشینوں کے ذریعے خیالات کی ریکارڈنگ کے حوالے سے بھی انسان آج بہت پیش رفت کرچکا ہے۔ جھوٹ و سچ کی پہچان کرنے والے پولی گرافک ٹیسٹ اور اس قسم کے دیگر افعال اسی تخیل سے نکل کر حقیقت بن چکے ہیں۔

- تحقیق و ترقی کے اجزاپر مبنی سائنس فکشن (Research and Development):
  - ہوائی رائفل جس سے گولی کی بجائے سوئی نکلتی تھی اور آکسیجن کے لباس میں سوراخ کرکے آکسیجن ختم کردیتی تھی۔ص۲۹

غیر فولادی ہتھیاروں کے اس سلسلے میں بھی انسان اچھی خاصی پیش رفت کرچکا ہے۔ لیزر ہتھیاروں کی تیار اور اس کا استعمال اس کی ایک عام مثال ہے۔

- آب و ہوائی سائنس فکشن(Cli-Fi):
  - چاند پر چودہ روزہ دن اور چودہ روزہ رات ہوا کرتی ہے (رات والے چودہ دن چاند پر زمین کی روشنی ہوتی ہے)ص۲۳۔چاند پر چودہ روزہ رات، زمین سے منعکس ہوتی روشنی، پہاڑوں کی نوکدار چوٹیاں، شہاب ثاقب سے بنے گول گول غارص ۸۵

دن ، رات، سردی گرمی و دیگر موسمیاتی تبدیلیوں وغیرہ پر مبنی تجربات بھی مسلسل جاری ہیں۔ مصنوعی بارشوں، شمسی توانائی و غیرہ کی کامیابیاں اسی زمرے سے متعلق ہیں۔ اس زمرے میں بھی مسلسل تجربات جاری ہیں اور انسان کی زندگی میں تبدیلیاں در آرہی ہیں۔

- سائبر پنک (Cyber-Punk):
  - مون سٹیشن لیبارٹری کا مرکزی رابطہ نظام، خلائی لباس میں باہمی رابطہ کاری کے آلات۔"تھری ایکس " کا مصنوعی ذہانت پر مبنی اپنا تجزیاتی و فیصلہ سازی کا نظام جو وہ لیبارٹری کی حفاظت کے لیے بروئے کار لاتا ہے۔

سائبر پنک آج کے دور کا اہم ترین شعبہ ہے۔ اس شعبے میں انسان بہت زیادہ تجربات کررہا ہے اور روز نئی ایجادات سامنے آرہی ہیں۔ موبائل فون، انٹرنیٹ، سیٹلائٹ،مصنوعی ذہانت وغیرہ جیسےکارنامے اس کی عام مثالیں ہیں۔یہ شعبہ بہت تیزی کے ساتھ آگے بڑھ رہا ہے اور انسان کی زندگی میں سب سے زیادہ دخیل ہورہا ہے۔

مذکورہ بالا سائنس فکشن کے عناصر نے متحیر کُن اور ماورائی واقعات کے ذریعے کہانی کی تخلیق کی ہے جو نہ صرف قاری کے جذباتِ تحیرو تجسس کو مہمیز کرتے ہیں بلکہ ان کو سائنسی فہم و تفہیم کی طرف بھی مائل کرتے ہیں۔انسان کی تگ و تاز کی حدود زمین کی سطح سے نکل رہی ہیں ، اور بہت جلد چاند اور دیگر اجرامِ فلکی ان کی جولان گاہ بننے والے ہیں۔اس کہانی میں بھی سائنس دانوں کی کوششوں کی بدولت آنے والے دور کےانسان کی زندگی کی ایک جھلک دکھائی گئی ہے جو نہ صرف قاری کے ملکۂ علم کو تحریک دیتی ہے بلکہ اس کے جذبۂ تحیر و تجسس کی تسکین کا سامان بھی کرتی ہے۔

حاصلات:

ناول"تھری ایکس "کے تجزیے سے درج ذیل حاصلات سامنے آتے ہیں:

- ناول "تھری ایکس" خالص سائنسی ناول ہے۔اس میں ماورائیت و تحیر کے لیے سائنسی علم اور ایجادات سے مدد لی گئی ہے اور مذہبی و روایتی اساطیرسے شعوری طورپر صرفِ نظر کیا گیا ہے۔

- "تھری ایکس"اردو ناول میں خالص سائنس فکشن کی نمائندگی کرتا ہے۔اس ناول اور اس قبیل کے دوسرے ناولوں نے اردو ادب میں سائنس فکشن کی بنیادیں قائم کیں۔
- یہ سائنس فکشن ناول ہی تھے جس کی وجہ سے اردو میں جاسوسی ناولو ں کو فروغ حاصل ہوا(ابنِ صفی،اکرم الہ آبادی، مظہر کلیم و دیگر کے ناول) ۔ جاسوسی ناولوں میں زیادہ تر سائنسی معروضیت اور سائنس فکشن اجزا سے مدد لی گئی ہے۔
- سائنس فکشن نے اردو کے قارئین کو روایتی اساطیر(جن، پری، دیو، جادوگر وغیرہ) کی تخیلی ماورائیت کا متبادل پیش کیا اور انھیں سائنسی و معروضی سوچ کی بنیاد پر تخیل کی پرواز سکھائی۔
- تھری ایکس اور اس جیسے دیگرسائنس فکشن ناولوں نے برصغیر کے معاشرے میں توہم پرستی پر کاری ضرب لگائی اور لوگوں کو ماورائی اور حیرت انگیز واقعات و اشیا کی سائنسی توجیہہ و تجزیے کی طرف متوجہ کیا۔

نتیجہ:

ناول "تھری ایکس" دورِ جدید کے انسان کی تگ و تاز کی کہانی ہے جو سائنسی طرزِ فکر کے ذریعے سے بیان کی گئی ہے۔ اس کہانی کا اصل تناظر سائنس پر مبنی ہے کیونکہ سبھی کردار اور واقعات سائنسی ایجادات کی بنیاد پر سامنے آتے ہیں۔ اس میں موجود ماورائیت کو سائنسی علت و معلول اور سبب و نتیجہ کے طور پر پیش کیا گیا ہے۔ کہانی کے سارے محیرالعقل واقعات یا ایجادات عام انسان ہی کی تخلیق ہیں اوران کے علم و فہم پر مبنی بتائے گئے ہیں۔کوئی ایسا کردار یا واقعہ کہانی میں نہیں دیا گیا جو کسی ماورائی یا مافوق الفطرت ہستی سے وقوع پذیر دکھایا گیا ہو بلکہ سارے واقعات عام انسان کے علم اور صلاحیتِ ایجاد کے ممنون دکھائے گئے ہیں۔ کہانی مکمل طور پر سائنس فکشن پر مبنی ہے جو جدید دور کے انسان کی سائنسی فہم کو مہمیز کرتی ہے اور اس ذریعے سے سائنسی طرزِ فکر کی ترویج کرتی ہے۔

حوالہ جات:

۱- *The Encyclopaedia Of Indian Literature* (Volume Five) , Sahitya Academy, New Delhi, 1992, pp. 3896

۲۔ خورشید اقبال،اردو میں سائنس فکشن کی روایت، عرشیہ پبلی کیشنز، دہلی، ۲۰۱۵ء، ص ۱۳۵

۳۔ اظہار اثر، تھری ایکس، دہلی:ناشرمصنف خود ہیں، س-ن-ص ۲۱

۴۔ ایضاً، ص ۲۰

۵۔ خورشید اقبال، سائنس فکشن کا ارتقا۔

https://dunya.com.pk/index.php/special-feature/2019-04-24/23233 retrieved on 24/04/2025 at 9:00 am

٦- https://www.britannica.com/topic/Frankenstein-or-The-Modern-Prometheus retrieved on 29/10/2024 at 10:00 am

ٍ۷- Jonathan Swift, Gulliver’s Travels, Penguin Books Limited, London England, no date.

۸- https://www.britannica.com/art/science-fiction retrieved on 25/10/2024 at 12:00 pm

۹- Muhammad Omar Iftikhar. *Science Fiction: Origin and History*.

https://www.thenews.com.pk/magazine/us/937778-science-fiction-origins-and-history retrieved on 25/10/2024 at11:00 am

۱۰۔خورشید اقبال، اردو میں سائنس فکشن کی روایت،ص ۱۳۳

۱۱۔ ایضاً، ص ۱۳۴

۱۲۔ اظہار اثر، تھری ایکس، ص ۲۱۱

References in Roman Script:

1. *The Encyclopaedia Of Indian Literature (*Volume Five), Sahitya Academy, New Delhi, 1992, pp. 3896

2. Khurshid Iqbal, *Urdu mai Science Fiction ki Riwayat*, Arshia Publications, Delhi, 2015, p. 135

3. Izhar Asar, *Three X*, Delhi, (Author is publisher by himself), no date, p.21

4. Ibid, p. 20

5. *Khurshid Iqbal, Science Fiction ka Irtiqa*, available on

https://dunya.com.pk/index.php/special-feature/2019-04-24/23233 retrieved on 24/04/2025 at 9:00 am

6. https://www.britannica.com/topic/Frankenstein-or-The-Modern-Prometheus retrieved on 29/10/2024 at 10:00 am

7. Jonathan Swift, *Gulliver's Travels*, Penguin Books Limited, London England, no date.

8. https://www.britannica.com/art/science-fiction retrieved on 25/10/2024 at 12:00 pm

9. Muhammad Omar Iftikhar. *Science Fiction: Origin and History*. Available on

https://www.thenews.com.pk/magazine/us/937778-science-fiction-origins-and-history retrieved on 25/10/2024 at11:00 am

10. Khurshid Iqbal, *Urdu mai Science Fiction ki Riwayat*, p. 133

11. Ibid, p. 134

12. Izhar Asar, *Three X*, p. 211